رمضان المبارک کا تحفہ

(رمضان کیسے گزاریں.....؟)

ماہِ رمضان کے فضائل

رمضان المبارک کے اسرار و رموز

احترام رمضان اور روزے کے آداب

رمضان المبارک کے مخصوص اعمال

لیلۃ القدر کے فضائل و برکات

رمضان المبارک کے مجرب وظائف

نیکیوں کے خزانے

احادیث نبویہ سے منتخب دُعائیں



مؤلف

محمد مشتاق قادری اویسی

انتساب

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت کی مایہ ناز تصنیف فیضانِ رمضان کے نام

جس سے رمضان المبارک سے متعلق 'احکامات' کی اصلاح لی جاتی ہے۔

احقر العباد محمد مشتاق قادری اُویسی

۲۱......بھوک اور پیاس پر صبر کرنے سے انسان کو مشکلات اور مصائب پر صبر کرنے کی عادت پڑتی ہے اور مشقت برداشت کرنے کی مشق ہوتی ہے۔

۲۲......خود بھوکا پیاسا رہنے سے انسان کو دوسروں کی بھوک و پیاس کا احساس ہوتا ہے اور پھر اس کا دل غرباء کی مدد کی طرف مائل ہوتا ہے۔

۲۳......بھوک پیاس کی وجہ سے انسان گناہوں کے ارتکاب سے محفوظ رہتا ہے۔

۲۴......بھوکا پیاسا رہنے سے انسان کا تکبر ٹوٹتا ہے اور اسے احساس ہوتا ہے کہ وہ کھانے پینے کی معمولی مقدار کا کس قدر محتاج ہے۔

۲۵......بھوکا رہنے سے ذہن تیز ہوتا ہے اور بصیرت کام کرتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے، جس کا پیٹ بھوکا ہو اس کی فکر تیز ہوتی ہے۔ (احیاء العلوم، ج ۳ ص ۲۱۸)

۲۶...... روزہ کسی کام کے نہ کرنے کا نام ہے یہ کسی ایسے عمل کا نام نہیں ہے جو دکھائی دے اور اس کا مشاہدہ کیا جائے، یہ ایک مخفی عبادت ہے۔ اسکے علاوہ باقی تمام عبادات کسی کام کے کرنے کا نام ہیں وہ دکھائی دیتی ہیں اور ان کا مشاہدہ کیا جاتا ہے اور روزہ کو اللہ عزّ وجل کے سوا کوئی نہیں دیکھتا، باقی تمام عبادات میں ریا ہو سکتا ہے روزہ میں نہیں ہو سکتا یہ اخلاص کے سوا اور کچھ نہیں۔

۲۷......شیطان انسان کی رگوں میں دوڑتا ہے اور بھوک پیاس سے شیطان کے راستے تنگ ہو جاتے ہیں اس طرح روزہ سے شیطان پر ضرب پڑتی ہے۔

۲۸......روزہ امیر اور غریب، شریف اور خسیس سب پر فرض ہے اس سے اسلام کی مساوات مؤکد ہو جاتی ہے۔

۲۹......روزانہ ایک وقت پر سحری اور افطار کرنے سے انسان کو نظام الاوقات کی پابندی کرنے کی مشق ہوتی ہے۔

۳۰......فربہی، تبخیر اور بسیار خوری جیسے امراض میں روزہ رکھنا صحت کیلئے بہت مفید ہے۔

احترامِ رمضان اور روزے کے آداب

احترامِ رمضان کی برکت

محمد نامی ایک آدمی سارا سال نماز نہ پڑھتا تھا۔ جب رمضان شریف کا متبرک مہینہ آتا تو وہ پاک صاف کپڑے پہنتا اور پانچوں وقت پابندی کے ساتھ نماز پڑھتا اور سالِ گزشتہ کی قضا نمازیں بھی ادا کرتا۔ لوگوں نے اس سے پوچھا تُو ایسا کیوں کرتا ہے؟ اُس نے جواب دیا، یہ مہینہ رحمت، برکت، توبہ اور مغفرت کا ہے، شاید اللہ تعالیٰ مجھے میرے اسی عمل کے سبب بخش دے۔ جب اس کا انتقال ہوگیا تو کسی نے اُسے خواب میں دیکھا تو پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ؟ یعنی اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ اُس نے جواب دیا، میرے اللہ عزوجل نے مجھے احترامِ رمضان شریف بجالانے کے سبب بخش دیا۔

(دُرَّةُ النَّاصِحِيْن، ص۸)

اس حکایت سے کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ اب تو (معاذ اللہ عزوجل) سارا سال نمازوں کی چھٹی ہوگئی! صرف ماہِ رمضان المبارک میں روزہ نماز کرلیا کریں گے اور سیدھے جنت میں چلے جائیں گے۔ پیارے اسلامی بھائیو! دراصل بخشنا یا عذاب کرنا یہ سب کچھ اللہ عزوجل کی مشیت پر موقوف ہے۔ وہ بے نیاز ہے۔ اگر چاہے تو کسی مسلمان کو بظاہر چھوٹے سے نیک عمل پر ہی اپنے فضل و کرم سے بخش دے اور اگر چاہے تو بڑی بڑی نیکیوں کے باوجود کسی کو محض ایک چھوٹے سے گناہ پر اپنے عدل سے پکڑ لے۔

(فیضانِ سنت، ج۱ص۸۸۴،۸۸۵)

روزے کے تین درجے

صوفیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزے کے تین درجے ہیں:

(۱) عوام کا روزہ (۲) خواص کا روزہ (۳) اَخَصُّ الخَواص کا روازہ۔

۲......عوام کا روزہ...... روزہ کے لغوی معنیٰ ہیں رُکنا۔ لہٰذا شریعت کی اصطلاح میں صبح صادق سے لے کر غروبِ آفتاب تک قصداً کھانے پینے اور جماع سے رُکے رہنے کو روزہ کہتے ہیں اور یہی عوام یعنی عام لوگوں کا روزہ ہے۔

۲......خواص کا روزہ...... کھانے پینے اور جماع سے رُکے رہنے کے ساتھ ساتھ جسم کے تمام اعضاء کو برائیوں سے روکنا خواص یعنی خاص لوگوں کا روزہ ہے۔

۳......اخص الخواص کا روازہ...... اپنے آپ کو تمام تر اُمور سے روک کر صرف اور صرف اللہ عزوجل کی طرف متوجہ ہونا، یہ اخص الخواص یعنی خاص الخاص لوگوں کا روزہ ہے۔ (فیضانِ سنت، ج۱ص۹۶۵)

روزے کے آداب

روزے کے چھ آداب امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے احیاء العلوم میں ذکر کیے ہیں:۔

اوّل...... نگاہ کی حفاظت کہ کسی بے محل جگہ پر نہ پڑے، روزہ دار کو چاہئے کہ جو چیزیں مکروہ ہیں ان سے نگاہ کو بچائے۔ جو چیزیں خدا کی یاد سے غافل کردیں ان کو نہ دیکھے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، نظر شیطان کے تیروں میں سے ایک زہر میں بجھا ہوا تیر ہے جو خدا تعالیٰ کے خوف سے اس کو ترک کردے گا خدا تعالیٰ اس کو ایسا ایمان عنایت فرمائے گا جس کی حلاوت وہ اپنے دل میں محسوس کرے گا۔

دوم...... زبان کی حفاظت ہے یعنی روزہ دار جھوٹ، غیبت، چغلی، لغو بکواس، بدگوئی، سب وشتم بدکلامی اور جھگڑے وغیرہ سے بچتا رہے بلکہ زبان سے کوئی فحش بات یا جہالت کی بات مثلاً تمسخر وغیرہ بھی نہ کرے۔ اپنی زبان کو ذکرِ الٰہی، تلاوتِ قرآن اور دُرود شریف پڑھنے میں مصروف رکھے۔ حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ دو چیزیں روزے کی مفسد ہیں جھوٹ اور غیبت، اگر کوئی جھگڑا کرے تو یہ روزہ دار کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔

سوم...... کان کی حفاظت کرے اور بری باتوں کے سننے سے کانوں کو باز رکھے اسلئے کہ جن بری باتوں کا زبان سے ادا کرنا حرام ہے اُن کا سننا بھی حرام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ عزّ وجل نے سننے والوں اور حرام خوروں کا ذکر ایک ساتھ فرمایا۔ ارشاد ہوتا ہے:

سمعون للكذب اكلون للسحت (المائدہ:۴۲)

ترجمۂ کنزالایمان: بڑے جھوٹ سننے والے بڑے حرام خور۔

اور حدیث شریف میں ہے، غیبت کرنے والا اور سننے والا دونوں برابر کے گناہ میں شریک ہیں۔

لہٰذا روزہ دار کو چاہئے کہ کسی کی چغلی اور برائی نہ کرے، فلمی گانوں اور غزلوں کے سننے سے پرہیز کرے کیونکہ یہ شیطانی آوازیں ہیں ان آوازوں سے اللہ عزّ وجل اور اس کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہوتے ہیں۔

چہارم...... ہاتھ پاؤں اور دیگر اعضاء سے کوئی برا کام نہ کرے، ہاتھ سے کسی ناجائز چیز کو نہ پکڑے، کسی کو ایذاء نہ دے، پاؤں سے چل کر کسی بری جگہ نہ جائے، افطار کے وقت پیٹ میں کوئی ایسی چیز نہ ڈالے جس کا تعلق حرام کی کمائی یا مشتبہ چیز سے ہو کیونکہ اگر حلال چیز سے روزہ رکھ کر حرام سے افطار کیا تو روزہ ناقص ہوجائے گا، جو شخص روزہ رکھ کر حرام مال سے افطار کرے اس کا حال اس شخص کا سا ہے جو مرض کیلئے دوا کرتا ہے مگر اس میں تھوڑا سا سنکھیا ملا لیتا ہے کہ اس مرض کیلئے دوا مفید ہوجائے مگر یہ زہر ساتھ ہی ہلاک بھی کردے گا۔

پنجم...... یہ کہ افطار کے وقت حلال غذا بھی اتنی نہ کھائے کہ پیٹ تن جائے اس لئے کہ اس سے روزے کی غرض و غایت فوت ہوجاتی ہے۔ روزہ سے مقصود قوتِ شہوانیہ اور بہیمیہ کا کم کرنا ہے اور قوتِ نورانیہ اور ملکیہ بڑھانا ہے، خدا تعالیٰ کے نزدیک کوئی ظرف اتنا برا نہیں ہے جتنا کہ حلال کے کھانے سے بھرا ہوا پیٹ ہے۔ روزہ کی غرض یعنی زہر ابلیس اور شہوتِ نفسانیہ کا توڑنا کیسے حاصل ہوسکتا ہے اگر آدمی افطار کے وقت اس مقدار کی تلافی کرے جو فوت ہوئی آج لوگوں کی عادت کچھ ایسی ہوگئی ہے کہ عمدہ عمدہ اشیاء رمضان کیلئے چھوڑتے ہیں اور نفس دن بھر کے فاقے کے بعد جب ان پر پڑتا ہے تو خوب زیادہ سیر ہوکر کھاتا ہے تو بجائے قوتِ شہوانیہ کے ضعیف ہونے کے اور بھڑک اُٹھتی ہے اور جوش میں آجاتی ہے اور روزے کا مقصد فوت ہوجاتا ہے۔ روزے کی روح اور اصل یہ ہے کہ جو قوتیں برائی کی طرف لے جاکر شیطان کی گود میں ڈال دیں وہ ضعیف ہوجائیں اور یہ بات تھوڑا کھانا کھائے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی یعنی اتنی ہی غذا کھائے جتنی روزے بغیر عام راتوں میں استعمال کرتا ہے۔

امام غزالی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ مستحب یہ ہے کہ دن کو بہت نہ سوئے، تاکہ بھوک اور پیاس کی شدت محسوس ہو اور قوتوں کے ضعیف ہونے پر آگاہ ہو اور کچھ ضعف اِفطار کے بعد بھی قائم رہے تاکہ نمازِ تراویح اور تہجد آسانی سے ادا ہوسکیں اور وظائف میں کمی نہ ہونے پائے۔

ششم...... روزہ دار کے دل پر خوف و رجا ہونا چاہئے وہ خدا عزّ وجل سے ڈرتا رہے کہ نہ جانے یہ روزہ قابل قبول ہے یا نہیں اور اسی طرح ہر عادت کے اختتام پر دل میں خیال کرے نہ جانے کوئی ایسی لغزش نہ ہوگئی ہو جس کی بناء پر یہ عبادت منہ پر ماری جائے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں، کتنے ہی قرآن پڑھنے والے ایسے ہیں کہ قرآن ان پر لعنت کرتا ہے، روزہ دار کو اپنی نیت کی حفاظت کے ساتھ اللہ عزّ وجل سے خائف بھی رہنا چاہئے اور دعا بھی کرتے رہنا چاہئے کہ اللہ عزّ وجل اس کو اپنی رضا کا سبب بنالے۔ اپنے روزے اور عمل پر مغرور نہیں ہونا چاہئے بلکہ افطار کے بعد اللہ عزّ وجل کا شکر ادا کرے کہ اس نے اس کو روزہ پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے ورنہ وہ اگر چاہتا تو روزے کے قابل ہی نہ رہنے دیتا۔ (فلسفہ ارکانِ خمسہ)

رمضان المبارک کے مخصوص اعمال

رمضان اللہ عزّ وجل کی طرف سے اُمتِ محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے ایک بے مثال تحفہ اور دُنیوی و اُخروی کامیابی کا ضامن ہے۔ اس فضل واحسان پر ہم اللہ عزّ وجل کا جس قدر شکر ادا کریں کم ہے۔

جب وقت کم ہوتا ہے تو وہ قیمتی ہوجاتا ہے تو اس حالت میں ایسے اعمال کہ جن کا تعلق فضول و لایعنی کاموں سے ہو یکسر ترک کردیئے جاتے ہیں اور اس کے برعکس ایسے اعمال و افعال کی طرف پیش رفت کی جاتی ہے کہ جو کثیر فوائد اور فوز وفلاح کے حصول کا ذریعہ ہوں۔

رمضانُ المبارک کی پر کیف گھڑیاں نہایت قیمتی اور حصولِ انوار وتجلیات میں بے مثال ہیں تو ایسے قیمتی شب وروز گزارنے کیلئے ایسا طریقہ اختیار کرنا چاہئے کہ جو نہایت اہم اور دُنیوی، دِینی اور اُخروی فوز وفلاح کا ذریعہ ہو۔

ایسے میں وہ طرزِ عمل اور منہاج زیادہ بہتر ہے کہ جو حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اختیار فرمایا، رمضان المبارک کے شب وروز گزارنے کیلئے سرکارِ ابدِ قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طریقہ اُمتِ محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے کافی ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی منشاء ورضا سے بھی خوب واقف ہیں اور رمضان المبارک کی اہمیت سے بھی تو آیئے رمضان المبارک کے مقدس مہینے کو حضور سیّدالکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معمولات کے مطابق گزارنے کیلئے احادیثِ مبارکہ واقوالِ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے استفادہ کرتے ہیں۔

اللہ عزّ وجل ہمیں رمضان المبارک کو اپنی اور اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا کے مطابق گزارنے کی سعادت عطا فرمائے اور ایسے تمام اُمور سے اجتناب برتنے کی توفیق دے جو اس کی اور اس کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی راہ سے ہمیں دور کردے۔

آمین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

تلاوتِ قرآن میں کثرت

یوں تو سارا سال حضور سیّد الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرآنِ پاک کی تلاوت کثرت سے فرماتے مگر جیسے ہی رمضان شریف کا مہینہ آتا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذوق وشوق میں مزید اضافہ ہوجاتا اور راتوں کو قیام میں پہلے کی بہ نسبت طویل قیام فرماتے۔ اس کا اندازہ مسند امام احمد بن حنبل کی اس روایت سے لگایئے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رازدان صحابی سیّدنا حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، مجھے ایک دفعہ رمضان کی رات میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں نماز ادا کرنے کا شرف ملا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورۂ بقرہ پڑھی پھر آل عمران، پھر النساء پڑھی جس آیت میں خوفِ الٰہی عزّ وجل کا ذکر آتا وہاں ٹھہر کر اللہ تعالیٰ سے مانگتے ابھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو رکعتیں مکمل نہیں کی تھیں تو بلال (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فجر کی اذان دے دی۔ یعنی ساری رات تلاوت قرآن میں گزار دی۔ سبحان اللہ عزّ وجل! لہٰذا ہر مومن کو چاہئے کہ وہ بھی اپنے نبی سیّد المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع میں رمضانُ المبارک کے مہینے میں کثرتِ تلاوت کو اپنا معمول بنالیں۔ زیادہ نہ سہی تو کم از کم ایک پارہ مکمل مخارج کی صحت کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کریں اور روحِ قرآن کی معرفت کے حصول کیلئے روزانہ کم از کم ایک رکوع بمعہ ترجمہ وتفسیر کے ساتھ تلاوت فرمائیں۔ ترجمہ وتفسیر کیلئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کا شہرۂ آفاق ترجمہ 'کنزالایمان' اور صدر الافاضل سیّد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا کنزالایمان پر حاشیہ 'خزائن العرفان' کا مطالعہ ازحد مفید ہے۔ (یہ دونوں ترجمہ وتفسیر ایک ساتھ مارکیٹ میں دستیاب ہیں)۔

عبادت کیلئے کمر کس لیتے

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں تو ساری زندگی اپنے ربّ عزّ وجل کی عبادت میں مصروف رہے اور گنہگار اُمت کیلئے ساری ساری رات گریہ وزاری میں گزار دیتے، مگر جیسے ہی رمضان المبارک کا مبارک مہینہ آتا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبادت وریاضت کیلئے کمر کس لیتے تھے۔ چنانچہ امام بیہقی نے فضائلِ اوقات میں امام جلال الدین سیوطی (رحمہم اللہ تعالیٰ) نے جامع الصغیر میں اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کے الفاظ یہ نقل کئے ہیں، جیسے ہی رمضان شروع ہوتا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کمر کس کر باندھ لیتے اور اس کے اختتام تک آرام فرمانہ ہوتے۔

سبحان اللہ عزّ وجل! اللہ عزّ وجل کے معصوم نبی اور نبی بھی سیّد الانبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو ساری ساری عبادت وریاضت میں گزاریں، اللہ عزّ وجل سے اُمت کے معاملے میں گریہ وزاری فرمائیں اور اُمت کا حال یہ ہے کہ سارے سال کی طرح رمضان المبارک بھی غفلت کی نیند سوتے ہوئے گزار دے۔

عشق رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا دم بھرنے والوں اور والیوں کیلئے درسِ عبرت وہدایت ہے کہ اپنی غفلت کو رمضان شریف کی عظمتوں پر قربان کردو اور چند روزہ فانی زندگی میں کچھ لمحات اللہ عزّ وجل اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام پر عبادت وریاضت میں گزار کر اُخروی معاملات کیلئے تیاری کی کوشش فرمائیں۔ اللہ عزّ وجل عمل کی توفیق دے۔ آمین

گھر والوں کو بیدار رکھتے

سیّد المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بذاتِ خود تو ساری رات عبادت گزاری فرماتے اس کے ساتھ ہی گھر والوں کو بھی بیدار فرما کر شامل عبادت فرماتے۔ چنانچہ اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے، جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوجاتا تمام رات قیام فرماتے اور گھر والوں کو بھی بیدار رکھتے۔

نیکی پر نیکی تو یہی ہے کہ بندہ نہ صرف خود اعمالِ حسنہ بجا لائے بلکہ اس عمل صالح میں دیگر اہل ایمان خصوصاً اہل خانہ کو بھی شامل کرے، ساری دنیا سنتِ نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر قربان ہے تو یہ بھی ایک سنت ہے کہ رمضانُ المبارک کا مقدس مہینہ آئے تو نہ صرف خود عبادت الٰہی عزّ وجل کیلئے کمرِ ہمت باندھیں بلکہ اپنے گھر والوں کو بھی ترغیب دلائیں۔ اس سنت کی برکات ان شاءَ اللہ عزّ وجل کئی نسلوں تک منتقل ہوں گی۔ اللہ عزّ وجل عمل کی توفیق دے۔ آمین

دعا میں کثرت فرماتے

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، دعا مومن کا ہتھیار، دین کا ستون اور زمین و آسمان کا نور ہے۔ (مستدرک، کتاب الدعا والتکبیر)

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتم المرسلین، رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، دعا عبادت کا مغز ہے۔ (جامع ترمذی، کتاب الدعوات)

مذکورہ دونوں روایات کے مطالعے سے یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نزدیک دعا مانگنے کی کس قدر اہمیت و افادیت ہے۔ اسلئے سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بیشتر وقت دعا و آہ وزاری میں گزرتا اور رمضانُ المبارک میں تو یہ معاملہ عروج پر پہنچتا۔ چنانچہ اُم المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مبارک معمول یہ تھا، جب رمضان شروع ہو جاتا تو دعا میں تضرع اور کثرت فرماتے۔ (فیض القدیر ۵:۱۳۲)

امام مناوی نے اس کا معنی ان الفاظ میں بیان کیا، یعنی زیادہ آہ وزاری اور اس میں محنت فرماتے۔

جس ہستی کے طفیل اگلوں پچھلوں کے گناہ معاف ہوں اور دعا میں اس قدر انہماک، تو جس کے اگلے پچھلے اعمال سوائے گناہوں کے کچھ نہ ہوں تو اس کیلئے دعا کے معاملے میں غفلت کا شکار ہونا کس قدر افسوسناک ہے۔

لہٰذا بندہ مومن وہی کامیاب و کامران ہے کہ جو اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زندگی کو اپنے لئے مشعل راہ بنائے۔ پس ہر بندہ کو اللہ عزّ وجل کی بارگاہ میں دست بہ دعا رہنا چاہئے اور خوب تضرع و آہ وزاری سے دعائیں مانگنا چاہئے اور رمضانُ المبارک تو مہینہ ہی دعا و ثواب کا ہے اس میں تو بہت زیادہ دعا کرنا چاہئے۔ اللہ عزّ وجل دعا میں تضرع اور خشوع و خضوع نصیب فرمائے۔ آمین

سخاوت فرماتے

حضرت سیّدنا ضمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ برکت نشان ہے، ماہِ رمضان میں گھر والوں کے خرچ میں کشادگی کرو کیونکہ ماہِ رمضان میں خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی طرح ہے۔ (الجامع الصغیر، ص۱۶۲۔ حدیث ۲۷۱۶)

اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ حضور سیّد المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سخاوت کرنے کو کس قدر پسند فرماتے، بظاہر اس حدیثِ پاک میں دوسروں کو ترغیب ارشاد فرمائی گئی ہے آیئے دیکھیں کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بذاتِ خود کس قدر سخاوت فرماتے۔

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جس شے کا بھی سوال کیا گیا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عطا فرمائی۔ ایک آدمی نے حضور سیّد المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا مجھے دو پہاڑوں کے درمیان جتنی بکریاں آتی ہیں ان کی مقدار عطا کرو۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے عطا کیں اس نے اپنی قوم میں جا کر کہا، اسلام قبول کرلو کیونکہ حضرت محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اس طرح سخاوت کرتے ہیں کہ انہیں فقر کی فکر ہی نہیں۔

عام دِنوں کی بہ نسبت سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سخاوت کا عالم کئی گنا ہوتا۔ چنانچہ بخاری میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام لوگوں سے بڑھ کر سخی تھے۔

ماہِ رمضان میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سخاوت اور زیادہ ہو جاتی ہے۔

روایت کے آخری الفاظ یہ ہیں:۔

جب جبریل امین آجاتے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سخاوت کی برسات کا مقابلہ تیز ہوا نہ کر پاتی۔ (البخاری، کتاب الصیام)

لہٰذا رمضان المبارک میں سخاوت میں بڑھنا سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنتِ مبارک ہے، یونہی ہر مومن کو بھی چاہیے کہ وہ رمضان المبارک میں صدقہ وخیرات کی کثرت کرے کہ رمضان المبارک میں صدقہ وخیرات کا ثواب عام دنوں کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ چنانچہ حضرت سیّدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، رمضان میں صدقہ دیگر صدقات سے افضل ہوتا ہے۔ (کنز العمال، ۱۶۲۴۹)

سخاوت ایک بہت بڑی نیکی اور کثیر اجر وثواب کا باعث ہے لہٰذا رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں ایسی نیکیوں کو غنیمت جاننا چاہیئے۔ اللہ عزوجل عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حالتِ روزہ میں مسواک فرماتے

اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ سیّد المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مسواک میں منہ کی پاکیزگی اور ربّ عزّ وجل کی رضا ہے۔ طبرانی شریف کی روایت میں یہ بھی ہے کہ اور ' آنکھوں کی جلاء یعنی زندگی ہے'۔

(سنن نسائی، کتاب الطہارۃ، باب ۱ مسواک

حدیثِ پاک میں فرمایا کہ مسواک میں منہ کی پاکیزگی اور ربّ عزّ وجل کی رضا ہے تو یہ دونوں باتیں نہایت ضروری اور رمضان میں تو بے حد ضروری ہیں۔ ترغیبِ اُمت کے ساتھ بذاتِ خود بھی حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کثرت سے مسواک فرماتے اور یہ کثرت رمضان المبارک میں مزید ترقی پاتی۔ چنانچہ ابو داؤد اور ترمذی میں حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ مبارک معمول ان الفاظ میں مروی ہے، میں نے رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حالتِ روزہ میں بے شمار اور لاتعداد دفعہ مسواک کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ہر بندہ مومن کو سنتِ نبوی کے مطابق رمضان المبارک میں مسواک شریف کی کثرت کرنا چاہئے کہ منہ کی پاکیزگی بھی ہے اور ربّ تعالیٰ کی رضا بھی۔ اللہ عزّ وجل عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

رمضان میں ذکر کی فضیلت

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ انور، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ رحمت نشان ہے، رمضان میں ذکر اللہ عزّ وجل کرنے والے کو بخش دیا جاتا ہے اور اس مہینے میں اللہ تعالیٰ سے مانگنے والا محروم نہیں رہتا۔ (شعب الایمان، ج ۳ ص ۳۱۱۔ حدیث ۳۶۲۷)

سبحان اللہ عزّ وجل! کس قدر آسان نسخہ ہے مغفرت و بخشش پانے کا۔ اب بھی اگر کوئی محروم رہے تو یہ اس کی ازلی بدبختی کی علامت ہے۔ اللہ عزّ وجل رمضان المبارک کے مہینے میں کثرت سے ذکر و دُرود کرنے کی سعادت مرحمت فرمائے۔ آمین

یاد رہے کہ نماز، روزہ، درس و تدریس، حصولِ علم کیلئے سفر اور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھنا یہ تمام کا تمام ذکر اللہ ہے۔

الحمد للّٰہ ربّ العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیّد الانبیاء والمرسلین

اما بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم ○ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

قال اللہ تبارک وتعالیٰ:

یا ایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون (البقرہ:۱۸۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیز گاری ملے۔

تفسیر...... روزہ اعلانِ نبوت کے پندرہویں سال یعنی ۱۰ شوال ۲ ہجری میں فرض ہوا۔ روزہ شریعت میں صبح صادق سے غروبِ آفتاب تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی نیت سے کھانے پینے اور عملِ زوجیت سے رُکنے کا نام ہے۔ روزہ اسلام کا تیسرا رُکن ہے۔

آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اس کی فرضیت کا اہلِ ایمان کو حکم دیتے ہوئے خاص طور پر دو باتوں کا ذکر فرمایا:۔

پہلی بات یہ کہ یہ عبادت (روزے) صرف تم پر ہی فرض نہیں کی گئی بلکہ تم سے پہلے کے لوگوں پر بھی فرض ہو چکی ہے۔ جیسا کہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام پر ہر قمری مہینے کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کے روزے فرض تھے۔ بنی اسرائیل کو عاشورے (دس محرم) کا روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا۔ عیسائیوں پر اور یہودیوں پر رمضان ہی کے روزے فرض تھے۔ لیکن ان قوموں کے دین کی کوئی بات اصل کے مطابق نہ رہی، روزے میں بھی انہوں نے اپنی مرضی کے مطابق جو چاہی تبدیلی کرڈالی۔

اہل ایمان کو روزے کا حکم دین کے ساتھ اس بات کا تذکرہ خصوصی طور پر اس لئے کیا گیا کہ روزہ واقعی ایک مشکل عبادت ہے اور انسان کی فطرت ہے کہ دوسروں کی مشکل دیکھ کر اسے اپنی مشکل آسان معلوم ہوتی ہے نیز جو کام دوسرے کرتے ہیں اس کام کو انسان دوسروں پر فضیلت حاصل کرنے کیلئے بہتر سے بہتر کرنا چاہتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے جو اپنے بندوں کی فطرت کو سب سے زیادہ جاننے والا ہے، ایک جملہ ارشاد فرما کر ہمارے لئے اس عبادت کو آسان فرما دیا۔ اب ہم خراب موسم میں روزے کی سخت تکلیف کو یہ خیال کر کے بآسانی برداشت کر لیتے ہیں کہ جب ہم سے پہلوں نے یہ عبادت کر لی تو ہم ان سے کم یا کمزور نہیں جو اللہ عزَّوجل کے حکم کی تعمیل نہ کر سکیں نیز اگلوں نے اللہ عزَّوجل کا حکم مان کر اللہ عزَّوجل کا قرب حاصل کیا تو ہم اسے چھوڑ کر اللہ عزَّوجل کے فضل و کرم سے کیونکر محروم رہیں۔ اللہ عزَّوجل بھی بندوں پر کرم فرماتا ہے کہ جب اہلِ ایمان روزہ رکھنے کا فیصلہ کر لیتے ہیں تو وہ ان کی مدد کرتا ہے کہ موسم چاہے اچھا ہو یا خراب، دن بڑے ہوں یا چھوٹے مسلمان بآسانی پورے مہینے کے روزے رکھتے ہیں۔ بعض ممالک میں موسمِ گرما میں پیاس کی شدت

روزہ افطار کروانے کی فضیلت

حضرت سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ انور، شافعِ محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ روح پرور ہے، جس نے حلال کھانے یا پانی سے (کسی مسلمان کو) روزہ افطار کروایا فرشتے ماہِ رمضان کے اوقات میں اس کیلئے استغفار کرتے ہیں اور جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام شبِ قدر میں اس کیلئے استغفار کرتے ہیں۔ (طبرانی المعجم الکبیر، ج ۶ ص ۲۶۲۔حدیث ۶۱۶۲)

ایک اور روایت میں ہے، جو روزہ دار کو پانی پلائے گا اللہ عزّ وجل اُسے میرے حوض سے پلائے گا کہ جنت میں داخل ہونے تک پیاسا نہ ہوگا۔ (صحیح ابن خزیمہ، ج ۳ ص ۱۹۲۔حدیث ۱۸۸۷)

سبحان اللہ عزّ وجل! مذکورہ دونوں روایات سے روزہ افطار کروانے کی فضیلت معلوم ہوئی۔افطاری اب چاہے پیٹ بھر کر کروائیں یا فقط ایک کھجور یا دو گھونٹ پانی سے فضیلت بہرحال دونوں صورتوں میں ملے گی۔ لہٰذا چند روپوں کی سخاوت کے بدلے اتنی عظیم فضیلت سے محروم رہنا نہایت درجہ کی بدقسمتی اور بدنصیبی ہے۔ اللہ عزّ وجل رمضان المبارک میں کشادہ دلی کے ساتھ روزے داروں کو روزہ افطار کروانے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین

رمضان میں عمرہ کرنے کا ثواب

حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، رمضان میں عمرہ کرنا ایک حج یا میرے ساتھ ایک حج کرنے کے برابر ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الحج باب فضل العمرۃ فی رمضان رقم ۱۲۵۶)

حضرت سیّدنا ابو طلیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آقائے نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا، کون سا عمل آپ کیساتھ حج کرنے کے برابر ہے؟ ارشاد فرمایا، رمضان میں عمرہ کرنا۔ (طبرانی کبیر، ج ۲۲ ص ۳۲۴، رقم ۸۱۶)

رمضان المبارک کی برکتیں سمیٹنے والوں کیلئے کس قدر خوش قسمتی ہے کہ اگر اللہ عزّ وجل توفیق دے تو رمضان المبارک میں عمرہ ادا کر کے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرنے کا ثواب حاصل کریں۔ اکثر لوگ وسائل نہ ہونے کا رونا روتے ہیں اور سستی و کاہلی کی بناء پر اس عظیم سعادت سے محروم رہتے ہیں حالانکہ اگر وہ اپنی فضول خرچیوں پر کنٹرول کرلیں تو اللہ عزّ وجل سے اُمید ہے کہ وہ ضرور انہیں رمضان میں مدینہ دیکھنا نصیب فرمائے گا۔ اللہ عزّ وجل ہر سال رمضان المبارک میں عمرہ کی سعادت سے بہرہ ور فرمائے۔ آمین ثم آمین

رمضان میں اعتکاف کی فضیلت

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ سرکارِ ابد قرار، شفیعِ روزِ شمار صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا فرمانِ خوشبودار ہے، جس نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیت سے اعتکاف کیا اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (جامع صغیر،ص ۵۱۶۔حدیث ۸۴۸۰)

امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علی المرتضٰی شیرِ خدا کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ محمد مصطفٰی، حبیبِ کبریا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا فرمانِ خوشنما ہے، جس نے رمضان المبارک میں (دس دن) اعتکاف کرلیا وہ ایسا ہے جیسے دو حج اور دو عمرے کئے۔

(شعب الایمان، ج ۳ص ۴۲۵۔حدیث ۳۹۶۶)

اعتکاف کے لغوی معنی ہیں 'دھرنا مارنا'۔ مطلب یہ کہ معتکف اللہ ربّ العزت عزّ وجل کی بارگاہ میں اس کی عبادت پر کمر بستہ ہوکر دھرنا مار کر پڑا رہتا ہے۔ اس کی یہی دھن ہوتی ہے کہ کسی طرح اس کا پروردگار عزّ وجل راضی ہوجائے۔

اعتکاف حضور سیّد المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی سنتِ متواترہ ہے کہ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ہر سال دس دن کا اعتکاف فرمایا۔ ایک بار سفر کی وجہ سے اعتکاف نہ کرسکے تو دوسرے سال بیس دن کا اعتکاف فرمایا۔ خوش نصیب ہیں وہ مسلمان کہ جو اعتکاف کی برکتیں لوٹتے ہیں، اعتکاف کرنے والا ہزاروں گناہوں سے محفوظ ہوجاتا ہے۔ اللہ عزّ وجل ہر سال مدینے شریف میں اعتکاف کی برکتیں لوٹنا نصیب فرمائے۔ آمین یاربّ العالمین

لیلۃ القدر کے فضائل

لیلۃ القدر رمضان المبارک کی سب سے افضل، اشرف اور فضیلت والی رات ہے۔ مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں، اس شب کو لیلۃ القدر چند وجوہ سے کہتے ہیں: (۱) اس میں سال آئندہ کے اُمور مقرر کر کے ملائکہ کے سپرد کر دیئے جاتے ہیں۔ قدر بمعنی تقدیر یا قدر بمعنی عزت یعنی عزت والی رات۔ (۲) اس میں قدر والا قرآنِ پاک نازل ہوا۔ (۳) جو عبادت اس میں کی جائے اس کی قدر ہے۔ (٤) قدر بمعنی تنگی یعنی ملائکہ اس رات میں اس قدر آتے ہیں کہ زمین تنگ ہو جاتی ہے۔ ان وجوہ سے اسے شبِ قدر یعنی قدر والی رات کہتے ہیں۔ (مواعظِ نعیمیہ، ص۶۲)

ہزار مہینوں سے بہتر

لیلۃ القدر کی ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اللہ عزوجل کا ارشاد مبارک ہے:

لیلۃ القدر ۙ خیر من الف شہر (پ۳۰۔ سورۃ القدر:۳)

ترجمۂ کنز الایمان: شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر۔

لہٰذا اس عظیم برکت والی رات کو فضول ولایعنی کاموں میں گزارنے سے اجتناب کریں اور اس رات کثرت کے ساتھ اللہ عزوجل کی عبادت کریں۔ ذکر و درود، نوافل، تلاوتِ قرآن میں بسر کریں۔ یاد رہے کہ یہ رات ایک ہزار مہینوں سے افضل ہے اور ایک ہزار مہینوں کے تراسی سال چار ماہ ہوتے ہیں اور یہ برکت والی رات اس سے بھی افضل ہے۔

ایک ہزار شہزادے

سورۃ القدر کا ایک شانِ نزول مشہور تابعی حضرت سیّدنا کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے چنانچہ سیّدنا کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، بنی اسرائیل میں ایک نیک خصلت بادشاہ تھا۔ اللہ عزَّ وجل نے اس زمانے کے نبی علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ فلاں سے کہو کہ اپنی تمنا بیان کرے۔ جب اس کو پیغام ملا تو اس نے عرض کی، اے میرے ربّ عزَّ وجل! میری تمنا ہے کہ میں اپنے مال، اولاد اور جان کے ساتھ جہاد کروں۔ اللہ عزَّ وجل نے اُسے ایک ہزار لڑکے عطا فرمائے۔ وہ اپنے ایک ایک شہزادے کو اپنے مال کے ساتھ لشکر کیلئے تیار کیا کرتا اور پھر اُسے اللہ عزَّ وجل کی راہ میں مجاہد بنا کر بھیج دیتا۔ وہ ایک ماہ جہاد کرتا اور شہید ہو جاتا پھر دوسرے شہزادے کو لشکر میں تیار کرتا تو ہر ماہ ایک شہزادہ شہید ہو جاتا اس کے ساتھ بادشاہ رات کو قیام کرتا اور دن کو روزہ رکھتا۔ ایک ہزار مہینوں میں اس کے ہزار شہزادے شہید ہو گئے۔ پھر خود آگے بڑھ کر جہاد کیا اور شہید ہو گیا۔

لوگوں نے کہا کہ اس بادشاہ کا مرتبہ کوئی شخص نہیں پا سکتا تو اللہ عزَّ وجل نے یہ آیتِ مبارکہ نازل فرمائی کہ

لیلۃ القدر لا خیر من الف شھر (پ۳۰۔سورۃ القدر:۳)

ترجمۂ کنزالایمان: شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر۔

یعنی بادشاہ کے ہزار مہینوں سے جو کہ اس نے رات کے قیام، دن کے روزوں اور مال، جان اور اولاد کے ساتھ راہِ خدا عزَّ وجل میں جہاد کر کے گزارے اس سے بہتر ہے۔ (تفسیر قرطبی، ج۲۰، پ۳۰، ص۱۲۲)

تمام بھلائیوں سے محروم کون؟

حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ایک بار جب ماہِ رمضان شریف تشریف لایا تو سلطانِ دو جہاں، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارے پاس ایک مہینہ آیا ہے جس میں ایک رات ایسی بھی ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے جو شخص اُس رات سے محروم رہ گیا، گویا تمام کی تمام بھلائی سے محروم رہ گیا اور اس کی بھلائی سے محروم نہیں رہتا مگر وہ شخص جو حقیقتاً محروم ہے۔ (سنن ابن ماجہ، ج۲ ص۲۹۸۔حدیث۱۶۴۴)

شب قدر آخری سات راتوں میں

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میرے سرتاج، صاحبِ معراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، شبِ قدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں یعنی اِکیسویں، تیئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں اور اُنتیسویں راتوں میں تلاش کرو۔ (صحیح بخاری، ج۱ ص۶۶۲۔حدیث۲۰۲۰)

ستائیسویں رات کو شب قدر

اگرچہ بزرگانِ دین اور مفسرین ومحدثین رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین کا شبِ قدر کے تعین میں اختلاف ہے تاہم بھاری اکثریت کی رائے یہی ہے کہ ہر سال شبِ قدر ماہِ رمضانُ المبارک کی ستائیسویں شب ہی شبِ قدر ہوتی ہے۔

حضرت سیّدنا اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ستائیسویں شبِ رمضان ہی کو شبِ قدر کہتے ہیں۔ (تفسیر صاوی، ج ٦ ص ٢٤٠)

حضور غوث الاعظم سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ الربانی بھی اسی کے قائل ہیں۔ حضرت سیّدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی یہی فرماتے ہیں۔

حضرت سیّدنا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی بھی فرماتے ہیں کہ شبِ قدر رمضان شریف کی ستائیسویں رات ہی کو ہوتی ہے۔ اپنے بیان کی تائید کیلئے انہوں نے دو دلائل بیان فرمائے ہیں۔ اوّلاً یہ کہ لیلۃ القدر کا لفظ نو حروف پر مشتمل ہے اور یہ کلمہ سورۃ القدر میں تین مرتبہ استعمال کیا گیا ہے اس طرح 'تین' کو 'نو' سے ضرب دینے سے حاصل ضرب 'ستائیس' آتا ہے جو اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ شبِ قدر ستائیس کو ہوتی ہے۔ دوسری توجیہہ یہ پیش کرتے ہیں کہ اس سورۃ مبارکہ میں تیس کلمات (یعنی تیس الفاظ) ہیں ستائیسواں کلمہ 'ھِیَ' ہے، جس کا مرکز لیلۃ القدر ہے، گویا اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے نیک لوگوں کیلئے یہ اشارہ ہے کہ رمضان شریف کی ستائیسویں شب کو شبِ قدر ہوتی ہے۔ (تفسیر عزیز، ج ٤ ص ٤٣٧)

ہر رات عبادت میں گزارنے کا آسان نسخہ

غرائب القرآن، صفحہ ١٨٧ پر ایک روایت نقل کی گئی ہے کہ جو شخص رات میں یہ دعا تین مرتبہ پڑھ لے گا تو اس نے شبِ قدر کو پا لیا لہٰذا ہر رات اس دعا کو پڑھ لینا چاہئے۔ دعا یہ ہے:۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ

وَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

یعنی خدائے حلیم وکریم کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ عزّ وجل پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔

شب قدر کا وظیفہ

امیر المؤمنین حضرتِ مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیرِ خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں، جوکوئی شبِ قدر میں سورۃ القدر سات بار پڑھتا ہے، اللہ عزوجل اُسے ہر بلا سے محفوظ فرمادیتا ہے اور ستر ہزار فرشتے اس کیلئے جنت کی دعا کرتے ہیں اور جوکوئی (سال بھر میں جب بھی) جمعہ کے روز نمازِ جمعہ سے قبل تین بار پڑھتا ہے اللہ عزوجل اُس روز کے تمام نماز پڑھنے والوں کی تعداد کے برابر نیکیاں لکھتا ہے۔ (نزہۃ المجالس، ج۱ص۲۲۳)

شب قدر کی دعا

اُمّ المؤمنین سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں، میں نے اپنے سرتاج، صاحبِ معراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمتِ بابرکت میں عرض کی، یارسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اگر مجھے شبِ قدر کا علم ہوجائے تو کیا پڑھوں؟ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اِس طرح دعا مانگو:

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

یعنی اے اللہ عزوجل بیشک تُو معاف فرمانے والا ہے اور معافی دینے کو پسند بھی کرتا ہے لہٰذا مجھے بھی معاف فرمادے۔

(جامع ترمذی، ج۵ص۳۰۶۔حدیث۳۵۲۴)

یوں تو یہ دعا شبِ قدر کی ہے مگر رمضان المبارک اور رمضان المبارک کے علاوہ جس رات دن میں اس دعا کو پڑھا جائے گا اس کے فیوض وبرکات ضرور حاصل ہوں گے۔شبِ قدر میں کم ازکم اس دعا کو 200 مرتبہ پڑھنا دِینی، دُنیوی اوراُخروی معاملات کیلئے نہایت مفید ہے۔

شبِ قدر کے نوافل

حضرت سیّدنا اسماعیل حقی حنفی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ تفسیر روح البیان میں یہ روایت نقل کرتے ہیں، جو شبِ قدر میں اخلاصِ نیت سے نوافل پڑھے گا اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ (روح البیان، ج۱۰ص۴۸۰)

(۱) چار رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۃ التکاثر یعنی اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُر ایک مرتبہ اور سورۂ اخلاص یعنی قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد تین دفعہ پڑھے تو موت کی سختیوں سے آسانی ہوگی اور عذابِ قبر سے محفوظ رہے گا۔

(نزہۃ المجالس، ج۱ص۱۲۹)

(۲) دو رکعت نفل پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۂ اخلاص سات بار پڑھے۔ سلام کے بعد سات دفعہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ پڑھے تو اپنی جگہ سے نہیں اُٹھے گا کہ اس پر اور اس کے والدین پر رحمتِ خدا برسنا شروع ہوجائے گی۔

(تفسیر یعقوب چرخی)

(۳) چار رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ (یعنی سورۂ قدر) ایک بار اور سورۂ اخلاص ستائیس بار پڑھے تو یہ شخص گناہوں سے ایسا پاک ہوجاتا ہے کہ گویا آج ہی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اور اس کو اللہ عزّ وجل جنت میں ہزار محل عنایت فرمائے گا۔

(٤) دو رکعت نفل پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۂ قدر ایک بار اور سورۂ اخلاص تین بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو شبِ قدر کا ثواب عطا فرمائے گا اور اس کے نفل قبول فرمائے گا اور اس کو سیّدنا حضرت ادریس اور سیّدنا حضرت شعیب اور سیّدنا حضرت ایوب اور سیّدنا داوٗد اور سیّدنا حضرت نوح علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ثواب عطا فرمائے گا اور اس کو جنت میں مشرق سے مغرب تک ایک شہر عنایت فرمائے گا۔

(۵) چار رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۂ قدر تین مرتبہ اور سورۂ اخلاص پچاس مرتبہ پڑھے پھر اس نماز کے بعد سجدہ میں جا کر ایک دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھے پھر اس کے بعد جو دعا مانگے قبول ہوگی اور اسے اللہ تعالیٰ بے شمار نعمتیں عطا فرمائے گا اور اس کے سب گناہ بخش دے گا۔

(فضائل الایام والشھور، ص۴۴۱،۴۴۲)

رمضان المبارک کے مجرب وظائف

رمضانُ المبارک کا مہینہ چونکہ رحمتوں برکتوں کی کثیر برکات لئے آتا ہے اور اس ماہ میں ذرا سی نیکی کا اجر وثواب اور اس کی فضیلت بڑھ جاتی ہے لہٰذا اس ماہ میں کثرت سے اپنے مسائل اور دلی حاجات کے حصول کیلئے دعا کی جائے باقی مہینوں کی نسبت اس ماہ میں دعائیں جلد قبول کی جاتی ہیں۔ لہٰذا دینی دنیاوی مصائب و آلام کیلئے راقم الحروف چند مجرب وظائف پیش کرتا ہے، شرط صرف اتنی سی ہے کہ بندہ نہایت خلوص وخشوع وخضوع سے ان مجرب وظائف کی پابندی کرے۔ اللہ عزوجل ہر مسلمان کی دینی دنیاوی حاجات پوری فرمائے۔ آمین

سال بھر امن رہے

جو رمضان المبارک کا چاند دیکھ کر اس کے سامنے کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر سورۂ فتح پڑھے، اِن شاءَ اللہ عزوجل سال بھر دشمنوں کی دشمنی حاسدین کے حسد اور شریروں کے شر سے امن میں رہے گا۔

روزی میں برکت کا مجرب عمل

رمضان المبارک کا چاند دیکھ کر تین مرتبہ سورۂ ملک پڑھنے والا سال بھر وسعتِ رزق کی برکات سے مالا مال رہے اور سالِ آئندہ سال گزشتہ سے وسعتِ رزق میں بہتر ثابت ہو۔

حصولِ ملازمت کا مفید عمل

جو شخص حصولِ ملازمت کے سلسلے میں پریشان ہو اور بسیار تگ ودو کے کوئی سبب نہ بن رہا ہو تو اسے چاہئے کہ رمضان المبارک کے شروع ہوتے ہی بعد نمازِ تراویح ایک مرتبہ سورۂ یٰسین شریف اس کے بعد ایک ہزار ساٹھ مرتبہ یَا غَنِیُّ آخر رمضان تک بلا ناغہ پڑھے اور اس دوران کوئی نماز قضاء نہ کرے۔ اِن شاءَ اللہ عزوجل بہترین ملازمت کی خوشخبری ملے۔

نوٹ......اوّل وآخر گیارہ بار دُرود شریف پڑھیں۔

قرض سے نجات کا ورد

قرض سے نجات کیلئے رمضانُ المبارک کی گیارھویں شب سے بیسویں شب تک روزانہ بعد نمازِ تراویح گیارہ سو مرتبہ یَا مُغْنِیُ کاوِرد کرے اور اختتام پر دعا کرلیا کرے۔ اِن شاءَ اللہ عزّ وجل اس مقدس مہینے کی برکت سے قرض سے خلاصی ہوگی۔

نوٹ......اوّل و آخر سات بار دُرود شریف پڑھیں۔

وصولیٔ قرض کیلئے

اگر کوئی شخص قرض لے کر واپس نہ کرتا ہو یا قرض دَبا کر بے نیازی کا مظاہرہ کرتا ہو تو رمضان المبارک کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ کو بعد نمازِ تہجد پانچ سو مرتبہ یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَاب پڑھے، پڑھ کر وصولیٔ قرض کی دعا کرتے ہوئے مطلوبہ شخص کا تصور رکھیں۔ اِن شاءَ اللہ عزّ وجل ایک ماہ کی مدت میں قرض وصول ہو جائے گا۔

نوٹ......اوّل و آخر گیارہ بار دُرود شریف پڑھیں۔

کاروباری نقصان دور ہو

جس شخص کو اپنے کاروبار میں نقصان ہوگیا ہو یا نقصان ہونے کا اندیشہ ہو تو اسے چاہیے کہ رمضان شریف کی تمام طاق راتوں میں بعد نمازِ تراویح صلوٰۃ التسبیح ادا کرے اور بارہ سو مرتبہ یَا نَافِعُ یَا رَزَّاقُ کا وِرد کرے اور آخر میں کاروباری نقصان کی تلافی یا مزید نقصان سے بچنے کی دعا کرے۔ اِن شاءَ اللہ عزّ وجل راقم الحروف کو دعاؤں سے نوازیں گے۔

نوٹ......اوّل و آخر اِکیس بار دُرود شریف پڑھیں۔

تبادلہ رُکوانا اور بحالیٔ ملازمت

اکثر اوقات افسرانِ بالا کسی چھوٹی سی بات پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے اپنے ماتحت کا تبادلہ کسی اور جگہ کروا دیتے ہیں یا پھر ملازمت سے نکال دیتے ہیں۔ ان دونوں صورتوں میں سب سے پہلے اللہ عزّ وجل کی بارگاہ میں توبہ و استغفار کریں اور پھر رمضان شریف کی ہر جفت رات کو بعد نمازِ تراویح پانچ سو مرتبہ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ کا وِرد کرے، اِن شاءَ اللہ عزّ وجل اپنے مقصد میں کامیاب ہو اور ملازمت بحال رہے اور تبادلہ سے محفوظ رہے۔

نوٹ......اوّل و آخر گیارہ بار دُرود شریف پڑھیں۔

گھر مین امن و سکون کیلئے

بعض اوقات گھروں میں ذرا ذرا سی بات پر ہنگامہ آرائی کا سماں دیکھنے میں آتا ہے کہ جس سے گھر کا امن وسکون تباہ ہوجاتا ہے اس حالت میں چاہئے کہ رمضان شریف میں روزانہ بعد نمازِ فجر ایک مرتبہ سورۂ رحمٰن ذرا بلند آواز سے تلاوت کرے اور بعد نمازِ عصر تا مغرب چلتے پھرتے یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ کا کھلا وِرد رکھے۔ اِن شاءَاللہ عزّوجل گھر میں مکمل طور پر امن وامان قائم ہوگا۔

میاں بیوی کی ناراضگی

جس عورت سے شوہر یا جس شوہر سے بیوی ناراض ہو اور صلح کی کوئی صورت نہ بن رہی ہو تو چاہئے کہ روزانہ بعد نمازِ تراویح ایک ہزار مرتبہ یَا وَدُوْدُ یَا رَشِیْدُ کا وِرد کرے اور تصور میں بیوی شوہر کو اور شوہر بیوی کو رکھے۔ اِن شاءَاللہ الرحمٰن گھر میں محبت کی فضا قائم ہوگی۔

نوٹ...... اوّل وآخر تین بار دُرود شریف پڑھے۔

جو مرد گھر میں خرچہ نہ دے

اگر کسی کا شوہر باوجود وسعت کے گھر میں خرچہ نہ دیتا ہو تو بیوی کو چاہئے کہ رمضان المبارک میں ہر نماز کے بعد ایک سو ایک مرتبہ یَا وَدُوْدُ یَا رَؤُفُ پڑھ کر اللہ عزّوجل کی بارگاہ میں دعا کرے، اِن شاءَاللہ الرحمٰن دعا قبول ہو اور شوہر گھر میں مکمل طور پر ذِمہ داری کا ثبوت دے۔

نوٹ...... اوّل وآخر سات بار دُرود شریف پڑھے۔

اگر بچے تعلیم میں کمزور ہوں

جو بچے والدین واساتذہ کرام کی بھرپور توجہ کے باوجود پڑھائی میں کمزور ہوں تو والدین میں سے کسی ایک کو چاہئے کہ نمازِ تراویح کے بعد کہ جب بچے سو جائیں تو ان کے سرہانے کھڑے ہو کر ایک سو ایک مرتبہ یَا ھَادِیُ یَا رَشِیْدُ یَا عَلِیْمُ کا وِرد کریں اور مسلسل اِکیس دن تک عمل جاری رکھیں۔

نوٹ...... اوّل وآخر گیارہ بار دُرود شریف پڑھے۔

کے باوجود انہیں کوئی دُشواری نہیں ہوتی، یورپ وغیرہ میں اگرچہ موسم اچھا ہی رہتا ہے لیکن موسمِ سرما کے دن اتنے لمبے ہوتے ہیں کہ اکیس گھنٹے سے بھی زیادہ کا روزہ ہو جاتا ہے۔ پھر بھی اللہ عزّ وجل کے بندے اللہ عزّ وجل کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں حتیٰ کہ دس سال کی عمر تک کے بچے روزے رکھتے ہیں۔ غیر مسلم اس پر حیرت کرتے ہیں کہ یہ لوگ کس طرح بھوکے پیاسے رہ لیتے ہیں لیکن انہیں کیا پتا ایمان کی قوت اللہ عزّ وجل اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کو گردن کٹانا، جان دے دینا تک آسان کردیتی ہے کہ اللہ عزّ وجل اہلِ ایمان کا حامی و ناصر بن جاتا ہے۔

دوسری بات یہ کہ روزے تم پر اسلئے فرض کیے گئے ہیں تا کہ تم متقی بن جاؤ کہ شریعت کے جملہ احکام کا مقصد مؤمنین کو متقی بنانا ہے۔ اسی لئے قرآنِ کریم بار بار تقویٰ اختیار کرنے اور متقی بننے کا حکم دیتا ہے۔ ایمان کے بعد ہر مومن رضائے الٰہی کا متلاشی اور اسکے قرب کا متمنی ہو جاتا ہے۔ تقویٰ اس راہ کا نام ہے جس پر چل کر مومن اپنی آرزو کی تکمیل کر لیتا ہے۔ یعنی ربّ کریم کی رضا بھی حاصل کر لیتا ہے اور قرب بھی، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج دیگر اعمالِ صالحہ اس راہ کی مشعلیں ہیں جن کے نور میں مومن آگے بڑھتا رہتا اور کامیابی کی منزل سے قریب تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ بالخصوص روزہ تقویٰ کی تربیت کا موثر ترین ذریعہ ہے کہ روزے دار صرف اللہ عزّ وجل کے حکم کی تعمیل میں حلال چیزوں کا حرام ہو جانا بھی تسلیم کر لیتا ہے، بھوکا رہتا ہے، پیاسا رہتا ہے جبکہ کھانے پینے کی ہر چیز پر اُسے پوری قدرت حاصل ہوتی ہے۔ بیوی پر شہوت کی نظر تک نہیں ڈالتا۔ اس سے زیادہ اللہ عزّ وجل کی رضا جوئی کا اظہار اور کس عمل سے ہو سکتا ہے۔ روزہ تکلیف دہ حال میں بھی حکمِ الٰہی (عزّ وجل) کی تعمیل کا عملی ثبوت ہے۔ روزہ اطاعت و فرمانبرداری اور اظہارِ عقیدت کا بہترین نمونہ ہے۔ روزہ اللہ عزّ وجل اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ممنوعہ چیزوں سے بچنے کا عادی بناتا ہے۔ روزہ دوسروں کی تکلیف کا احساس پیدا کرتا ہے۔ روزہ ہمدردی اور تعاون کے جذبات پیدا کرتا ہے۔ روزہ خواہشاتِ نفس کے خلاف جہاد کی تربیت کا بہترین ذریعہ ہے اور یہی سب خوبیاں راہِ تقویٰ کے مسافر کو منزل سے قریب کرتی ہے۔

(یا ایہا الذین اٰمنوا ج۱، ۱۵۵، ۱۵۶)

مذکورہ آیتِ مبارکہ کی تفسیر سے یقیناً اہلِ ایمان روزہ کی برکات اور ماہِ رمضانُ المبارک کی اہمیت سے واقف ہو چکے ہیں۔ لہٰذا اللہ عزّ وجل کی بارگاہ میں روزہ اور رمضان المبارک کی خصوصی برکات کے حصول کیلئے دعا کرتے رہنا چاہئے۔

بچیوں کی شادی کا مسئلہ

جو شخص بچیوں کی شادی کے سلسلے میں پریشان ہو کہ نہ اچھے رشتے آئیں اور نہ جہیز کا انتظام ہوتا ہو تو اسے چاہئے کہ اللہ عزّ وجل کی رحمت پر بھروسہ کرتے ہوئے رمضانُ المبارک میں سونے سے قبل گیارہ سو گیارہ مرتبہ یَا لَطِیۡفُ یَا وَدُوۡدُ کا وظیفہ کرے اور اختتام پر بچیوں کے رشتوں اور جہیز کے معاملات میں آسانی کیلئے دعا کرے، اللہ تبارک وتعالیٰ کرم فرمائے گا۔

نوٹ......اوّل و آخر اِکتالیس بار دُرود شریف ضرور پڑھیں۔

لا علاج امراض سے شفاء

جس مریض کو ڈاکٹروں، طبیبوں نے لا علاج کہہ کر مایوس کردیا ہو اسے چاہئے کہ اللہ عزّ وجل کی رحمت سے مایوس نہ ہو اور رمضان شریف میں روزانہ نمازِ فجر کی سنت و فرض کے درمیان اِکتالیس مرتبہ سورۂ فاتحہ اس طرح کہ بسم اللہ شریف کی میم کو الحمد کے لام سے ملا کر پڑھیں یعنی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝

اور ایک گلاس پانی پر دم کرکے رکھ لیں اور اسی پانی سے افطار کریں اگر روزہ نہ رکھ سکتا ہو تو دن بھر اسی پانی کو استعمال کریں اگر مریض خود نہ پڑھ سکے تو کوئی دوسرا بھی یہ عمل کرسکتا ہے۔

نوٹ......اوّل و آخر ایک بار دُرودِ ابراہیمی پڑھیں۔

ساس بھو میں نا اِتفاقی کیلئے

اگر ساس بہو میں ہمیشہ ہر معاملے میں نا اتفاقی ہو اور کسی بھی وقت اتفاق میسر نہ ہو تو دونوں میں سے کسی ایک کو یا گھر کے کسی مرد کو چاہئے کہ افطار کے وقت شربت پر اٹھاسی (۸۸) مرتبہ یَا حَلِیۡمُ یَا وَدُوۡدُ پڑھ کر دم کرے اور وہ شربت دونوں کو پلائے اور ایک دن چھوڑ کر یہ عمل پورے رمضان کرے، اِن شاءَ اللہ عزّ وجل باہم رِضا مندی سے رہیں اور محبت کی فضاء قائم ہو۔

نوٹ......اوّل و آخر گیارہ بار دُرود شریف پڑھے۔

مقدمات سے خلاصی کا عمل

مقدمات سے خلاصی اور کامیابی کیلئے بعد نمازِ فجر و عشاء تین تین مرتبہ سورۂ مزمل شریف پڑھ کر دعا کرے، اِن شاءَ اللہ عزّ وجل مقدمات میں کامیابی نصیب ہو اور ہر جمعرات کو جس پر مقدمہ ہے اس کے نام سے صدقہ ادا کرے۔ یہ عمل پہلی رمضان سے چاندرات تک مکمل توجہ سے کرنا ہے۔

حصولِ اولاد کیلئے

جو شخص ہزار علاج و معالجہ کے بعد اولاد جیسی نعمت سے محروم ہو اور ڈاکٹر وطبیبوں سے مایوس ہوگیا ہو تو اسے چاہئے کہ رمضان المبارک کے پورے مہینے ہر نماز کے بعد اِکیس مرتبہ یَا خَالِقُ یَا بَارِئُ یَا مُصَوِّرُ کاوِرد کرے اور اس کے بعد دعا کرے۔

یونہی عورت بھی عمل کرے اور افطاری کے وقت کھجور یا پانی پر مذکورہ وظیفہ اِکیس بار پڑھ کر دم کرے اور اسی سے افطار کرے، اِن شاءَ اللہ عزّ وجل اولاد کی طلب پوری ہو۔

نوٹ...... حصولِ اولاد اور اولادِ نرینہ کیلئے راقم الحروف نے ایک جامع نقش تحریر کیا ہے جس کو درجنوں بار آزمایا جا چکا ہے ضرورت مند فی سبیل اللہ حاصل کر سکتے ہیں۔

حاکم یا افسران سے کام نکلوانا

ایسی صورت میں کہ جب جائز وحلال کام میں حکمران یا افسران رُکاوٹ ڈالیں اور کسی صورت کام نہ بننے دیں تو اللہ عزّ وجل کی بارگاہ میں اس وظیفہ کو وسیلہ لائے پھر دیکھے کہ کس طرح رحمتِ خداوندی کی بارش ہوتی ہے۔

بعد نمازِ تراویح ایک سو گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر اللہ عزّ وجل کی بارگاہ میں دعا کرے، اِن شاءَ اللہ الرحمٰن اپنے مقصد میں کامیاب ہو۔ (مدتِ عمل مکمل رمضان شریف)

نوٹ......اوّل وآخر گیارہ بار دُرودِ ابراہیمی پڑھیں۔

مشکلات سے خلاصی کا مجرب وظیفہ

ہر طرف سے مشکلات کا سامنا ہو اور کہیں سے کوئی آسانی پیدا نہ ہو تو رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں ہر نماز کے بعد ایک سو ایک مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ ٥ پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرے، اِن شاءَ اللہ الرحمٰن مشکلات سے خلاصی کی صورت پیدا ہو۔

نوٹ......اوّل وآخر گیارہ بار دُرودِ ابراہیمی پڑھیں۔

جادو سے مکمل حفاظت کیلئے

جس شخص پر جادو یا کالا علم کروادیا گیا ہو اُسے چاہئے کہ رمضان المبارک کے پورے مہینے سحری اور افطار میں ایک گلاس دودھ پر ایک سوایک مرتبہ یَا حَافِظُ یَا حَفِیْظُ یَا رَقِیْبُ یَا وَکِیْلُ پڑھ کردم کرے اور وہ دودھ تین سانس میں پی لے، پورے مہینے کے اس عمل کی برکت سے ہر قسم کا کالا جادو اور کالا علم مکمل طور پر ختم ہو اور اِن شاءَ اللہ الرحمٰن اگلے سال تک جادو سے حفاظت رہے۔

نوٹ......اوّل وآخر دس مرتبہ دُرود شریف پڑھے۔

ہر حاجت و مراد پوری ہو

جملہ حاجات کی تکمیل کیلئے رمضان المبارک کے مہینے میں بعد نمازِ تراویح یا بعد نمازِ تہجد ایک ہزار مرتبہ اَللّٰہُ الصَّمَدُ کا وِرد کرے اور عمل کے اختتام پر اللہ عزّ وجل کی بارگاہ میں دعا کرے۔ اِن شاءَ اللہ الرحمٰن تمام حاجات بن مانگے پوری ہوں۔

چاہئے کہ رمضان المبارک کے مہینے میں ہر حال یہ عمل کرلیا کرے، اِن شاءَ اللہ الرحمٰن ہمیشہ خوش وخرم رہے گا۔

اللہ عزّ وجل ہر مسلمان کی ہر جائز دلی تمنا پوری فرمائے۔ آمین

نوٹ......مزید معلومات کیلئے راقم الحروف کی کتاب 'مشکلات سے خلاصی کے مجرب وظائف' کا مطالعہ فرمائیں۔

نیکیوں کا خزانہ

ہر شخص کی یہ تمنا ہوتی ہے کہ اسے کم محنت پر زیادہ سے زیادہ اُجرت دی جائے۔ اسی طرح ہر بندہ یہ چاہتا ہے کہ وہ جو بھی نیک عمل کرے اللہ عزّ وجل اُس کے عوض اسے ڈھیروں نیکیاں عطا فرمائے۔ اسی مقصد کی تکمیل کیلئے راقم الحروف نے سات برس قبل 'نیکیوں کا خزانہ' کے نام سے ایک رسالہ تحریر کیا، رمضان شریف کی برکات سے مستفیض ہونے کیلئے اُس میں سے چند روایات نقل کی جاتی ہیں۔

76 ہزار نیکیاں

حضرت سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، جو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے گا اللہ عزّ وجل ہر حرف کے بدلے اس کے نامۂ اعمال میں چار ہزار نیکیاں درج فرمائے گا، چار ہزار گناہ بخش دے گا اور چار ہزار درجات بلند فرمائے گا۔ (فردوس الاخبار، ج ۴ ص ۲۶ ۔ رقم الحدیث ۵۵۷۳)

یاد رہے کہ بسم اللہ شریف میں اُنیس (۱۹) حروف ہیں یوں ایک بار بسم اللہ شریف پڑھنے سے چھہتر (۷۶) ہزار نیکیاں ملیں گی، چھہتر ہزار گناہ معاف ہوں گے اور چھہتر ہزار درجات بلند ہوں گے اور رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں چونکہ ایک نیکی کا اجر ایک لاکھ نیکی کے برابر کر دیا جاتا ہے تو رمضان المبارک میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے کا اندازہ لگایئے۔ سبحان اللہ عزّ وجل!

بیس لاکھ نیکیاں

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے پڑھا:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَد

اللہ عزّ وجل اس کیلئے بیس لاکھ نیکیاں لکھے گا۔ (طبرانی، الترغیب والترہیب)

ایک لاکھ چوبیس ہزار نیکیاں

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی محتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ارشاد فرمایا، جو شخص سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ کہے اس کیلئے ایک لاکھ چوبیس ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور جو بندہ لا اِلٰہ اِلَّا اللہ پڑھے تو اس کیلئے اس کے بدلے میں قیامت کے روز اللہ عزّ وجل کے ہاں (مغفرت کا) عہد ہوگا۔ (طبرانی، الترغیب والترہیب)

ایک ہزار نیکیاں

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا تم میں سے کوئی روزانہ ایک ہزار نیکیاں کمانے سے عاجز ہے؟ حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کیا کہ ہم میں سے کوئی ایک ہزار نیکیاں کیسے کما سکتا ہے؟ فرمایا، اگر وہ سو مرتبہ تسبیح یعنی سُبْحٰنَ اللّٰہ کہے تو اس کیلئے ایک ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں یا ایک ہزار گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔ (صحیح مسلم کتاب الذکر والدعا، حدیث ۲۶۹۸)

دس لاکھ نیکیاں

حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے بازار میں داخل ہو کر کہا:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِ وَ يُمِيْتُ

وَ هُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اللہ عزّ وجل اس کیلئے دس لاکھ نیکیاں لکھے گا اور اس کے دس لاکھ گناہ مٹا دے گا اور اس کے دس لاکھ درجات بلند فرمائیگا۔ (ترمذی، کتاب الدعوات، رقم الحدیث ۳۴۳۹)

ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں

رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مبارک فرمان ہے، جس نے کتاب اللہ عزّ وجل کا ایک حرف پڑھا اس کیلئے اس کے عوض ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے۔ میں نہیں کہتا الٓمٓ ایک حرف ہے (بلکہ) الف ایک حرف، لام ایک حرف اور میم ایک حرف۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

ایک ہزار آیتوں کا ثواب

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کیا تم اس کی استطاعت نہیں رکھتے کہ ہر روز ایک ہزار آیتیں پڑھا کرو؟ لوگوں نے عرض کی کون اس کی استطاعت رکھتا ہے؟ فرمایا، کیا اس کی استطاعت نہیں کہ (سورہ) اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ پڑھ لیا کرو۔ (بیہقی) یعنی جو ایک مرتبہ سورۃ التکاثر پڑھے اسے ایک ہزار آیتوں کا ثواب ملتا ہے۔

بیس سیکنڈ میں بیس ہزار نیکیاں

حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، ہر نماز کے بعد دس مرتبہ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے والے کو بیس ہزار نیکیاں ملتی ہیں اور سو مرتبہ کہنے والے اور جنت کے درمیان تو موت کے سوا اور کوئی رُکاوٹ ہی نہیں ہوتی۔ یعنی مرتے ہی جنت میں داخل ہوگا۔ (انیس الواعظین)

چار کروڑ نیکیاں

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اِلٰھًا وَّاحِدًا اَحَدً صَمَدًا

لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدًا ۝

حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ جو شخص یہ کلمات دس مرتبہ کہے ایسے آدمی کیلئے چار کروڑ نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (سنن ترمذی، ج ۵۔ حدیث ۳۴۸۴)

ہر ستارے کے عوض ہزار نیکیاں

حضور سیّد المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس دعا کے پڑھنے والے کو اللہ عزّ وجل بے شمار ہر ستارے کے ایک ایک ہزار نیکیاں دیتا ہے۔ اتنے ہی گناہ مٹاتا ہے اور اس قدر اس کے درجات بلند فرماتا ہے۔ (انیس الواعظین)

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْقَائِمُ عَلٰی کُلِّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ

نوٹ...... گزشتہ روایات میں نیکیوں کی کثرت کا ذکر ہے یہ تو عام دِنوں کے مطابق ارشاد فرمایا گیا۔ رمضانُ المبارک میں تو ہر نیکی کا اجر و ثواب ایک لاکھ گنا بڑھا دیا جاتا ہے تو تصور کریں کہ پھر رمضان المبارک میں ان کا اجر و ثواب کس قدر ہوگا۔ اللہ عزّ وجل عمل کی توفیق دے۔ آمین

مزید تفصیل کیلئے راقم الحروف کا رسالہ 'نیکیوں کا خزانہ' مطالعہ فرمائیں۔

احادیثِ نبویہ سے منتخب دعائیں

دعا بندے کا اللہ ربّ العزت سے ایک مخصوص رابطہ ہے اس رابطے میں جس قدر پختگی ہوگی بندہ اللہ عزّ وجل کے اتنا قریب ہوتا جائے گا۔ احادیث طیبہ میں بے شمار مقامات پر دعا کی اہمیت کو اُجاگر کیا گیا ہے اکثر کتبِ حدیث میں تو باقاعدہ دعا کے باب شامل کئے گئے ہیں جیسے ترمذی شریف میں کتاب الدعوات وغیرہ۔

دعا اللہ ربّ العزت سے اپنی خواہشات وحاجات کی تکمیل کے سوال کو کہا جاتا ہے، دعا میں اللہ عزّ وجل سے کس چیز کا سوال کیا جائے اور کس بات سے اجتناب کیا جائے اس کا جاننا ہر مسلمان مرد وعورت پر لازم ہے، انسان جس قدر بھی اپنی بھلائی کیلئے دعا کرتا ہے اس قدر اس کو عطا کیا جاتا ہے مگر بسا اوقات انسان جس کو اپنی بھلائی خیال کرتا ہے اور اس کیلئے رات دن مسلسل دعائیں کرتا ہے درحقیقت اس کے حق میں بہتر نہیں ہوتی۔

لہٰذا اپنی خواہشات کے مطابق دعا مانگنے میں خطرہ کا پہلو غالب رہے گا، اس صورتحال میں بہتر یہی ہے کہ ہم وہ دعائیں مانگیں کہ جو اللہ عزّ وجل سے حضور سیّد المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مانگیں ہیں۔ اس کیلئے حدیثِ طیبہ کا مطالعہ بہت ضروری ہے اس مقصد کے پیشِ نظر راقم الحروف نے احادیث طیبہ کی چند دعاؤں کو جمع کردیا ہے اب جس کا دل چاہے ہر نماز کے بعد، نمازِ تراویح کے بعد، سحری افطاری کے بعد ان دعاؤں کو عمل میں لاسکتا ہے۔ اللہ عزّ وجل ان تمام دعاؤں کو راقم الحروف سمیت تمام مسلمانوں کے حق میں قبول فرمائے۔ آمین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

☆ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا۔

☆ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ o

میں معافی مانگتا ہوں اللہ عظمت والے سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہے قائم رکھنے والا ہے اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

☆ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْحَکِیْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ o

اللہ عزّ وجل بردبار اور حکمت والے کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ تعالیٰ عرش عظیم کے ربّ کے سوا کوئی معبود نہیں آسمانوں اور زمین کے ربّ کے سوا کوئی معبود نہیں وہی عزت والے عرش کا ربّ ہے۔

☆ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ مُنْکَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَھْوَاءِ

اے اللہ عزّ وجل! میں برے اخلاق اور برے اعمال اور بری خواہشات اور بری بیماریوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

☆ اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَاجْعَلْھُمَا الْوَارِثَ مِنِّیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ یَّظْلِمُنِیْ وَخُذْ مِنْہُ بِثَارِیْ

یا اللہ عزّ وجل! مجھے میرے کانوں اور آنکھوں سے نفع دے اور نہیں میرا وارث بنا (صحیح سلامت رکھ) جو شخص مجھ پر ظلم کرے مقابلہ میں میری مدد فرما اور اس سے میرا بدلہ لے۔

☆ اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ

اے اللہ عزّ وجل! اپنے ذکر اور شکر اور اچھی عبادت پر ہماری مدد فرما۔

☆ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدْ

یا اللہ عزّ وجل! میں تجھ سے تیری محبت، تجھ سے محبت کرنے والوں کی محبت اور تیری محبت پیدا کرنے والے عمل کا سوال کرتا ہوں۔ یا اللہ عزّ وجل! اپنی محبت میرے لئے میرے نفس، اولاد اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب بنادے۔

☆ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ

اے دِلوں کے پلٹنے والے! میرے دل کو اپنے دِین پر ثابت رکھ۔

☆ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّنِیْ وَاِنِّیْ ذَلِیْلٌ فَاَعِزَّنِیْ وَاِنِّیْ فَقِیْرٌ فَارْزُقْنِیْ

اے اللہ عزّ وجل! میں کمزور ہوں تو مجھے قوی کردے اور بے شک میں بے سروسامان ہوں تو مجھے عزت دے دے اور میں فقیر ہوں تو مجھے رزق دے دے۔

☆ اَللّٰھُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ وَ زِدْنِیْ عِلْماً اَلْحَمْ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ حَالِ اَھْلِ النَّار

یا اللہ عزّ وجل! تو نے جو علم عطا فرمایا اس سے مجھے نفع دے اور (مزید) نفع بخش علم عطا فرما، میرے علم میں اضافہ فرما، ہر حال میں اللہ عزّ وجل کا شکر ہے اور میں جہنمیوں کی حالت (کفروعذاب وغیرہ) سے اللہ عزّ وجل کی پناہ چاہتا ہوں۔

☆ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْھَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْکِبَرِ وَفِتْنَۃِ الدَّجَّالِ وَعَذَابِ الْقَبرِ

اے اللہ عزّ وجل! ایسی سستی اور بڑھاپے اور بزدلی اور بخل اور بڑی عمر کی برائی اور دجال کے فتنے اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

☆ اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتِیْ فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَاَجِرْنِیْ مِنْ خَذْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃ

اے اللہ عزّ وجل! تمام کاموں میں میرا انجام اچھا کر اور مجھے دنیا کی رُسوائی اور آخرت کے عذاب سے پناہ عطا فرما۔

☆ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَۃِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ الْغِنٰی وَالْفَقْرُ

اے اللہ عزّ وجل! میں آگ کی آزمائش اور قبر کے عذاب اور مالدار اور غربت کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

☆ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِیْمَاناً دَائِماً وَعِلْماً نَافِعاً وَھُدیاً قَیِّماً

اے اللہ عزّ وجل! میں تجھ سے دائمی ایمان اور مضبوط ہدایت اور نفع بخش علم کا سوال کرتا ہوں۔

☆ اَللّٰھُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَاباً یَّسِیْراً ٥

اے اللہ عزّ وجل! میرا حساب آسان فرما۔

☆ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ اَعُوْذُبِکَ مِنْ ھٰٓؤُلَاءِ الْاَرْبَعِ

یا اللہ عزّ وجل! میں غیر مطمئن دل، نا مقبول دعا، نہ سیر ہونے والے نفس اور غیر نفع بخش علم سے تیری پناہ چاہتا ہوں ان چار چیزوں سے تیری پناہ کا طالب ہوں۔

☆ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنَ

میں اللہ عزّ وجل کے مکمل وتمام کلمات کے ذریعہ اس کے غضب وعذاب، بندوں کے شر، شیطانی وسوسوں اور ان کے آموجود ہونے سے پناہ چاہتا ہوں۔

☆ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ

یا اللہ عزّ وجل! مجھے حلال رزق عطا فرما کر حرام سے بچا اور اپنے فضل وکرم سے اپنے ماسوا سے بے نیاز کردے۔

☆ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا اَخْطَأْتُ وَمَا عَمَدْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا جَھِلْتُ

اے اللہ عزّ وجل! مجھے بخش دے جو میں نے خطا سے کیا اور جو جان بوجھ کر کیا اور جو چھپ کر کیا اور جو اعلانیہ کیا اور مجھے معلوم نہیں۔

☆ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِکَ الْمُنْتَخَبِیْنَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ الْوَفْدِ الْمُتَقَبَّلِیْنَ

اے اللہ عزّ وجل! ہمیں اپنے چنے ہوئے بندوں میں سے کردے جن کے اعضاء چمک رہے ہوں جو قبول کئے جانے والے گروہ ہیں۔

☆ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْماً نَافِعاً وَ عَمَلاً مُتَقَبَّلاً

اے اللہ عزّ وجل! میں تجھ سے نفع بخش علم اور قبول ہونے والے عمل کا سوال کرتا ہوں۔

☆ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ اِذَا اَحْسَنُوْا اسْتَبْشَرُوْا وَ اِذَا اَسَاءَ وَاسْتَغْفَرُوْا

اے اللہ عزّ وجل! مجھے ان لوگوں میں سے کردے جو جب نیکی کرتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور جب برائی کر بیٹھتے ہیں تو معافی مانگتے ہیں۔

ماہِ رمضان کے فضائل

رَمضانُ المبارَک میں روزے کا صحیح معنوں میں ادب واحترام کرنے اور اس میں زیادہ سے زیادہ عبادت اور ذکر و دُرود کے جذبے کے حصول کیلئے چند احادیثِ مبارکہ ذکر کی جارہی ہیں:۔

5 خصوصی کرم

حضرت سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رحمتِ عالم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، میری اُمت کو ماہِ رمضان میں پانچ چیزیں ایسی عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی (علیہ السلام) کو نہ ملیں:۔

۱...... جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ عزّ وجل ان کی طرف نظر رحمت فرماتا ہے اور جس کی طرف اللہ عزّ وجل نظر رحمت فرمائے اُسے کبھی بھی عذاب نہ دے گا۔

۲......شام کے وقت ان کے منہ کی بُو (جو بھوک کی وجہ سے ہوتی ہے) اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی بہتر ہے۔

۳......فرشتے ہر رات اور دن ان کیلئے مغفرت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں۔

٤......اللہ تعالیٰ جنت کو حکم فرماتا ہے، میرے (نیک) بندوں کیلئے مزین (یعنی آراستہ) ہو جا عنقریب وہ دنیا کی مشقت سے میرے گھر اور کرم میں راحت پائیں گے۔

۵......جب ماہِ رمضان کی آخری رات آتی ہے تو اللہ عزّ وجل سب کی مغفرت فرما دیتا ہے۔

قوم میں سے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی، یارسول اللہ عزّ وجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! کیا یہ لیلۃ القدر ہے؟ ارشاد فرمایا، نہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ مزدور جب اپنے کاموں سے فارغ ہو جاتے ہیں تو انہیں اُجرت دی جاتی ہے۔ (الترغیب والترھیب، ج۲ص۵۶حدیث۷)

☆ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ نَفْساً بِکَ مُطْمَئِنَّۃً تُؤْمِنُ بِلِقَائِکَ وَتَرْضیٰ بِقَضَائِکَ وَتَقْنَعُ بِعَطَائِکَ

اے اللہ عزّ وجل! میں تجھ سے ایسے مطمئن نفس کا سوال کرتا ہوں جو تیری ملاقات پر ایمان رکھتا ہو اور تیرے فیصلے پر راضی اور تیری عطاؤ بخشش پر قناعت کرنے والا ہو۔

☆ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ تَعْجِیْلَ عَفِیَتِکَ وَ صَبْراً عَلیٰ بَلِیَّتِکَ اَوْ خُرُوْجاً مِنَ الدُّنْیَا اِلیٰ رَحْمَتِکَ

اے اللہ عزّ وجل! میں تجھ سے جلد عافیت اور بلاؤں پر صبر اور دنیا سے تیری رحمت کی طرف نکلنے کا سوال کرتا ہوں۔

☆ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الشِّقَاقِ وَ النِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ

اے اللہ عزّ وجل! میں مخالف اور منافقت اور برے اخلاق سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

☆ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَالُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَالَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ (علیہ السلام) وَ نَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ (علیہ السلام) وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْکَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

یا اللہ عزّ وجل! ہم تجھ سے اس بہتر چیز کا سوال کرتے ہیں جو تجھ سے تیرے نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے مانگی اور اس بری چیز سے پناہ چاہتے ہیں جس سے تیرے نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے پناہ مانگی۔ تجھ ہی سے مدد طلب کی جاتی ہے تجھ ہی پر پہنچانا ہے اور گناہوں سے باز رہنے اور نیکی کرنے کی قوت بھی تیری طرف سے ہے۔

اللہ عزّ وجل ہمیں صحیح معنوں میں رمضانُ المبارک کی برکتوں، رحمتوں اور وسعتوں سے اپنا حصہ لینے کی توفیق مرحمت فرمائے اور فقیر کی اس تحریر کو فقیر سمیت جملہ مسلمین کی مغفرت کیلئے ذریعہ بنائے اور دینی دنیاوی اُمور میں برکتیں نصیب فرمائے۔ آمین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم



احقر العباد محمد مشتاق قادری اویسی

۱۳ شعبان المعظم ۱۴۳۰ھ

بمطابق ۴ اگست ۲۰۰۹ء

شب بدھ

﴿ موبائل نمبر ﴾

0300-3639757

0321-2893715

ہر شب ساٹھ ہزار کی بخشش

حضرت سیّدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ ابدِ قرار، شفیع یوم شمار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ خوشبودار ہے، رمضان شریف کی ہر شب آسمانوں میں صبح صادق تک ایک منادی یہ ندا کرتا ہے، اے اچھائی مانگنے والے مکمل کر (یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی طرف آگے بڑھ) اور خوش ہوجا۔ اور اے شریر! شر سے باز آجا اور عبرت حاصل کر۔ ہے کوئی مغفرت کا طالب کہ اس کی طلب پوری کی جائے۔ ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ اس کی توبہ قبول کی جائے۔ ہے کوئی دعا مانگنے والا کہ اس کی دعا قبول کی جائے۔ ہے کوئی سائل کہ اس کا سوال پورا کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کی ہر شب میں اِفطار کے وقت ساٹھ ہزار گناہگاروں کو دوزخ سے آزاد فرما دیتا ہے اور عید کے دن سارے مہینے کے برابر گناہگاروں کی بخشش کی جاتی ہے۔

(الدر المنثور، ج۱ص۱۴۶)

روزانہ دس لاکھ گناہگاروں کی دوزخ سے رِہائی

حضورِ پُر نور، شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف نظر فرماتا ہے اور جب اللہ عزَّ وجل کسی بندے کی طرف نظر فرمائے تو اسے کبھی عذاب نہ دے گا اور ہر روز دس لاکھ (گناہگاروں) کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے اور جب اُنتیسویں (۲۹) رات ہوتی ہے تو مہینے بھر میں جتنے آزاد کیے اُن کے مجموعہ کے برابر اُس ایک رات آزاد فرماتا ہے پھر جب عید الفطر کی رات آتی ہے ملائکہ خوشی کرتے ہیں اور اللہ عزَّ وجل اپنے نور کی خاص تجلّی فرماتا ہے اور فرشتوں سے فرماتا ہے، اے گروہِ ملائکہ! اُس مزدور کا کیا بدلہ ہے جس نے کام پورا کرلیا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں، اُس کو پورا پورا اَجر دیا جائے۔ اللہ عزَّ وجل فرماتا ہے، میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان سب کو بخش دیا۔ (کنز العمال، ج۸ص۱۲۹، حدیث۲۳۷۰۲)

جمعہ کی ہر ہر گھڑی میں دس لاکھ کی مغفرت

حضرت سیّدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ ابدِ قرار، ہم بیکسوں کے مددگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ دلنشین ہے، اللہ عزَّ وجل ماہِ رمضان میں روزانہ اِفطار کے وقت دس لاکھ ایسے گناہگاروں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے جن پر گناہوں کی وجہ سے جہنم واجب ہوچکی تھی۔ نیز شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ (یعنی جمعرات کو غروبِ آفتاب سے لے کر جمعہ کو غروبِ آفتاب تک) کی ہر ہر گھڑی میں ایسے دس دس لاکھ گناہگاروں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے جو عذاب کے حقدار قرار دیئے جاچکے ہوتے ہیں۔ (کنز العمال، ج۸ص۲۲۳، حدیث۲۳۷۱۶)

جہنم سے دوری

حضرت سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ مشکبار ہے، جس نے اللہ عزّ وجلّ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھا اللہ عزّ وجلّ اس کے چہرے کو جہنم سے ستر سال کی مسافت دور کردے گا۔ (صحیح بخاری، ج ۲ ص ۲۶۵۔ حدیث ۲۸۴۰)

جنّتی پھل

امیر المؤمنین سیّدنا علی المرتضیٰ شیرِ خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت ہے، امام الصابرین، سیّد الشاکرین، سلطان المتوکلین، محبّ الفقراء والمساکین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ دلنشین ہے، جس کو روزے نے کھانے پینے سے روک دیا کہ جس کی اسے خواہش تھی تو اللہ تعالیٰ اسے جنتی پھلوں میں سے کھلائیگا اور جنتی شراب سے سیراب کریگا۔ (شعب الایمان، ج ۳ ص ۴۱۰۔ حدیث ۳۹۱۷)

سرخ یاقوت کا مکان

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی کریم، رؤف الرحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ عظیم ہے، جس نے ماہِ رمضان کا ایک روزہ بھی خاموشی اور سکون سے رکھا اس کیلئے جنت میں ایک گھر سرخ یاقوت یا سبز زبرجد کا بنایا جائے گا۔ (مجمع الزوائد، ج ۳ ص ۳۴۶، حدیث ۴۷۹۲)

سونا بھی عبادت ہے

حضرت سیّدنا عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، مدینے کے تاجور، رسولوں کے سرور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ منور ہے، روزہ دار کا سونا عبادت اور اس کی خاموشی تسبیح کرنا اور اس کی دعا قبول اور اس کا عمل مقبول ہوتا ہے۔ (شعب الایمان، ج ۳ ص ۴۱۵۔ حدیث ۳۹۳۸)

سونے کا دستر خوان

حضرت سیّدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، قیامت والے دن روزہ داروں کیلئے سونے کا دستر خوان رکھا جائے گا، حالانکہ لوگ (حساب کتاب) کے منتظر ہونگے۔ (کنز العمال، ج ۸ ص ۲۱۴۔ حدیث ۲۳۶۴۰)

سابقہ گناہوں کا کفّارہ

حضرت سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، جس نے رمضان کا روزہ رکھا اور اس کی حدود کو پہچانا اور جس چیز سے بچنا چاہئے اُس سے بچا تو جو (کچھ گناہ) پہلے کر چکا ہے اس کا کفارہ ہوگیا۔ (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، ج ۵ ص ۱۸۳۔ حدیث ۳۴۲۴)

رمضان المبارک کے اسرار و رموز

رمضان المبارک اور روزہ کے فضائل، فوائد اور نکات سے متعلق کتبِ احادیث وتفاسیر میں بے شمار علمی لطاف موجود ہیں۔ حصولِ رغبت کیلئے چند انمول فوائد ونکات ذکر کئے جاتے ہیں:۔

رمضان المبارک کے چار نام

۱......مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان 'تفسیر نعیمی' میں فرماتے ہیں، اس ماہِ مبارک کے کل چار نام ہیں:

(i) ماہِ رمضان (ii) ماہِ صبر (iii) ماہِ مؤاسات اور (iv) ماہِ وسعتِ رزق۔

مزید فرماتے ہیں، روزہ صبر ہے جس کی جزاء ربّ عزّ وجل ہے اور وہ اسی مہینے میں رکھا جاتا ہے اس لئے اسے ماہِ صبر کہتے ہیں۔

مؤاسات کے معنی ہیں بھلائی کرنا چونکہ اس مہینے میں سارے مسلمانوں سے خاص کر اہل قرابت سے بھلائی کرنا زیادہ ثواب ہے اس لئے اسے ماہِ مؤاسات کہتے ہیں۔

اس ماہ میں رزق کی فراخی بھی ہوتی ہے کہ غریب بھی نعمتیں کھالیتے ہیں اسی لئے اس کا نام ماہِ وسعتِ رزق بھی ہے۔

(تفسیر نعیمی، ج۲ص۲۰۸)

۲......کعبہ معظمہ مسلمانوں کو بلا کر دیتا ہے اور یہ (رمضان) آکر رحمتیں بانٹتا ہے۔ گویا (یعنی کعبہ) کنواں ہے اور یہ (یعنی رمضان شریف) دریا یا وہ (یعنی کعبہ) دریا ہے اور یہ (یعنی رمضان) بارش۔

۳......ہر مہینے میں خاص تاریخیں اور تاریخوں میں بھی خاص وقت میں عبادت ہوتی ہے مثلاً بقر عید کی چند (مخصوص) تاریخوں میں حج، محرم کی دسویں تاریخ افضل مگر ماہِ رمضان میں ہر دن اور ہر وقت عبادت ہوتی ہے۔ روزہ عبادت، اِفطار عبادت، افطار کے بعد تراویح کا انتظار عبادت، تراویح پڑھ کر سحری کے انتظار میں سونا عبادت، پھر سحری کھانا بھی عبادت۔ الغرض ہر آن میں خداعزّ وجل کی شان نظر آتی ہے۔

۴......رمضان ایک بھٹی ہے جیسے کہ بھٹی گندے لوہے کو صاف اور صاف لوہے کو مشین کا پرزہ بنا کر قیمتی کر دیتی ہے اور سونے کو زیور بنا کر استعمال کے لائق کر دیتی ہے۔ ایسے ہی ماہِ رمضان گناہگاروں کو پاک کرتا اور نیک لوگوں کے درجے بڑھاتا ہے۔

۵......رمضان میں نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب ستر گنا ملتا ہے۔

۶......بعض علماء فرماتے ہیں کہ جو رمضان میں مرجائے اُس سے سوالاتِ قبر بھی نہیں ہوتے۔

۷......اس مہینے میں شبِ قدر ہے اور لیلۃ القدر میں نو حروف ہیں اور یہ لفظ سورۂ قدر میں تین بار آیا، جس سے ستائیس حاصل ہوئے معلوم ہوا کہ وہ ستائیسویں شب ہے۔

۸......رمضان میں ابلیس قید کرلیا جاتا ہے اور دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ جنت آراستہ کی جاتی ہے اس کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اسی لئے ان دِنوں میں نیکیوں کی زیادتی اور گناہوں کی کمی ہوتی ہے جو لوگ گناہ کرتے بھی ہیں وہ نفس امارہ یا اپنے ساتھی شیطان (قرین) کے بہکانے سے کرتے ہیں۔

۹......رمضان کے کھانے پینے کا حساب نہیں۔

۱۰......قیامت کے دن رمضان وقرآن روزہ دار کی شفاعت کریں گے کہ رمضان تو کہے گا مولیٰ عزّ وجل! میں نے اسے دن میں کھانے پینے سے روکا تھا اور قرآن عرض کرے گا کہ یا ربّ عزّ وجل! میں نے اسے رات میں تلاوت وتراویح کے ذریعے سونے سے روکا۔

۱۱......حضورِ پُر نور، شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان المبارک میں ہر قیدی کو چھوڑ دیتے تھے اور ہر سائل کو عطا فرماتے تھے۔ ربّ عزّ وجل بھی رمضان میں جہنمیوں کو چھوڑتا ہے۔ لہٰذا چاہئے کہ رمضان میں نیک کام کیے جائیں اور گناہوں سے بچا جائے۔

۱۲......قرآن کریم میں صرف رمضان شریف ہی کا نام لیا گیا اور اسی کے فضائل بیان ہوئے کسی دوسرے مہینے کا نہ صراحۃً نام ہے نہ ایسے فضائل۔

مہینوں میں صرف ماہِ رمضان کا نام قرآن شریف میں لیا گیا۔ عورتوں میں صرف بی بی مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام قرآن میں آیا۔ صحابہ میں صرف حضرت سیّدنا زید ابن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام قرآن میں لیا گیا جس سے ان تینوں کی عظمت معلوم ہوئی۔

۱۳......رمضان شریف میں افطار اور سحری کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ یعنی افطار کرتے وقت سحری کھا کر۔ یہ مرتبہ کسی اور مہینے کو حاصل نہیں۔

۱۴......رمضان میں پانچ حروف ہیں: ر، م، ض، ا، ن...... **ر** سے مراد رحمتِ الٰہی عزّ وجل، **میم** سے مراد محبتِ الٰہی عزّ وجل، **ض** سے مراد ضمانِ الٰہی عزّ وجل، **الف** سے مراد امانِ الٰہی عزّ وجل، **ن** سے مراد نورِ الٰہی عزّ وجل اور رمضان میں پانچ عبادات خصوصی ہوتی ہیں: روزہ، تراویح، تلاوتِ قرآن، اعتکاف، شبِ قدر میں عبادت، تو جو کوئی صدقِ دل سے یہ پانچ عبادات کرے وہ ان پانچ انعاموں کا مستحق ہے۔ (تفسیر نعیمی، ج ۲ ص ۲۰۸)

۱۵ ...... رمضان کے روزہ اور دعا کا آپس میں اتنا گہرا تعلق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ماہِ رمضان کے روزے کی فرضیت اور اس کے فضائل واحکام بیان کرتے ہوئے درمیان میں ارشاد فرمایا:

واذ سالك عبادى عنى فانى قريب ط اجيب دعوة الداع اذا لا
دعان فليستجيبوا لى وليؤمنوا بى العلهم يرشدون (البقرہ:۱۸۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اے محبوب جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے تو انہیں چاہئے میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں کہ کہیں راہ پائیں۔

جو بندے کو آگاہ کر رہا ہے ان دِنوں اپنے ربّ عزّ وجل سے پہلے سے بھی جی بھر کر مانگا کرو۔

(حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان کیسے گزارتے از مفتی محمد خان قادری مدظلہ)

۱۶ ...... رمضان، رمضاء سے بنا ہے اور رمضاء خریف کی اس بارش کو کہتے ہیں جو زمین سے گرد وغبار کو دھو ڈالتی ہے۔ اسی طرح رمضان بھی اس اُمت کے گناہوں کو دھو ڈالتا ہے اور ان کے دلوں کو پاک کر دیتا ہے۔

۱۷ ...... دوسرا قول ہے کہ رمضان رمض سے بنا ہے اور رمض سورج کی تیز دھوپ کو کہتے ہیں اور اس مہینے میں روزہ داروں پر بھوک اور پیاس کی شدت بھی تیز دھوپ کی طرح سخت ہوتی ہے یا جس طرح تیز دھوپ میں بدن جلتا ہے اسی طرح رمضان میں گناہ جل جاتے ہیں اور روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، رمضان اللہ عزّ وجل کے بندوں کے گناہ جلا دیتا ہے۔

۱۸ ...... رمضان کے مہینے میں نزولِ قرآن کی ابتداء اس وجہ سے کی گئی کہ قرآن اللہ عزّ وجل کا کلام ہے اور انوارِ الٰہیہ ہمیشہ متجلی اور منکشف رہتے ہیں البتہ ارواحِ بشریہ میں ان انوار کے ظہور سے حجابات بشریہ مانع ہوتے ہیں اور حجابات بشریہ کے زوال کا سب سے قوی سبب روزہ ہے اسی لئے کہا جاتا ہے کہ کشف کے حصول کا سب سے قوی ذریعہ روزہ ہے اور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر بنی آدم کے قلوب میں شیطان نہ گھومتے تو وہ آسمانوں کی نشانیوں کو دیکھ لیتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید اور رمضان میں عظیم مناسبت ہے اس لئے نزولِ قرآن کی ابتداء کیلئے اس مہینہ کو خاص کر لیا گیا۔ (تفسیر کبیر، ج۲ص۱۲۰،۱۲۱)

۱۹ ...... روزہ رکھنے سے کھانے پینے اور شہوانی لذت میں کمی ہوتی ہے اس سے حیوانی قوت کم ہوتی ہے اور روحانی قوت زیادہ ہوتی ہے۔

۲۰ ...... کھانے پینے اور شہوانی عمل کو ترک کر کے انسان بعض اوقات میں اللہ عزّ وجل کی صفت صمدیہ سے متصف ہو جاتا ہے اور بقدرِ امکان ملائکہ مقربین کے مشابہ ہو جاتا ہے۔